

سیدی محدث اعظم پاکستان

(رحمۃ اللہ علیہ)

کا ایک اہم اور نایاب فتویٰ

سائل:

شیر اہلسنت، علامہ عنایت اللہ قادری صاحب

(رحمۃ اللہ علیہ)

تخریج و تعلیق:

مصنف کتب کثیرہ، حضرت مولانا افضال حسین نقشبندی صاحب

(دامت برکاتہم العالیہ)



شاہ است حسین۔ بادشاہ است حسین  
 سر داؤد دست در دست یزید  
 دیں است حسین۔ دیں پناہ است حسین  
 حقا کہ بنائے لالہ است حسین  
 (خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ)

# سید الشہداء

## حضور میں عقیدت کے پھول

۳۶۱ھ کا چاند دیکھتے ہی دُنیا نے اسلام کی نگاہوں میں اُن المناک تریں دس راتوں کا نقشہ پھر گیا۔ جن میں ایسے ساخت و خراش و قوع پذیر ہوئے۔ جو صدیوں کی کروٹوں کے باوجود نوع انسانی فراموش نہیں کر سکتی اس حق و باطل کی جنگ میں بظاہر باطل کو فتح ہوئی۔ اور بانگِ دہل حق کا نام لینے والوں کا خون میدانِ کربلا میں بہا یا گیا۔ لیکن شہیدِ اعظمؑ کی قربانی کے بعد فضا میں جو آواز بلند ہوئی۔ باطل اس کو نہ دبا سکا۔ یہ آواز نوع انسانی کی رگ رگ میں سرایت کر گئی۔ سیدنا امام حسین علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے ایک بہت بڑی قربانی کا اسوہ حسنہ پیش کر کے ایثار و قربانی کی زندہ مثال قائم کر دی۔ آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم مسلمان سید الشہداء کے نقش قدم پر چل کر زندہ و پائندہ رہیں۔

انجمن تبلیغ الاحناف امرت سر نے سید الشہداء کے حضور میں عقیدت مندی کے پھول پیش کرنے کیلئے مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۷-۸-۹ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ بروز اتوار پیر منگل بعد نمازِ عشاء مسجد حمزہ راٹھور میں مجالس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں حضرت مولانا مفتی امین الدین صاحب بدایونی صدر مدرس جامعہ حنفیہ رضویہ اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب ترقم پسپا جامعہ اسلامیہ امرت سر شہداء کے بلا کے حالات اور سیدنا امام عالی مقام کی سیرت مقدسہ پر بدل بیان فرمائیں گے۔ جملہ عاشقانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور محبتانِ اہل بیت کرام کی خدمت میں حضورِ بانہ التماس ہے کہ وہ ان پاک مجالس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

خ احناف

ام

محمد دین دار صدر انجمن تبلیغ الاحناف | فتح محمد سلیم یرو گینڈا سکریٹری







# سیدی محدثِ اعظم پاکستان کا اہم اور نایاب فتویٰ

تخریج و تعلق: محمد انصاف حسین نقشبندی مجددی

## الاستفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء ربانی کہ اس اشتہار میں کوئی شرعی گرفت ہے یا نہ۔ اگر کوئی شرعی غلطی ہے تو وہ کس درجہ کی ہے، کفر ہے یا مشابہ یا لکفر ہے؟ یا شانِ تنقیص یا مشابہ یا تنقیص امام الصابرین سید الشہداء علیہ رحمۃ واسعۃ ہے یا مشابہ یا تنقیص ہے یا بالکل بے غبار ہے؟

(۲) اگر شرعی غلطی ہے تو پھر مشہورین پر شرعاً توبہ کا اعلان واجب ہے یا نہ؟

(۳) اور پھر باطل کی فتح مقابلہ حق کے ماننا شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) جو شخص برسرِ منبر عام مجمع میں یزیدیوں کی فتح اور سیدی امام الصابرین علیہ رحمۃ واسعۃ کی شکست ظاہری بتائے اس کا شرعی کیا حکم ہے؟

(۵) اور سید الشہداء علیہ رحمۃ واسعۃ کی طرف شکست کا منسوب کرنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟

(۶) شکست کا معنی کیا ہے؟

(۷) امامِ عالی مقام علیہ رحمۃ واسعۃ کو ظاہری شکست ہوئی ہے یا نہ؟

(۸) ظاہری شکست منسوب کرنے سے توہین ہے یا نہ اور اگر توہین ہے تو مؤہن (توہین کرنے والا) کا حکم شرعی کیا ہے؟

(۹) جو ظاہری شکست مانے اور پھر اس پر اصرار بھی کرے اس کا حکم کیا ہے؟

(۱۰) اگر کوئی شخص جنگِ اُحد شریف کے واقعہ مبارکہ کو دیکھ کر میرے حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف شکست منسوب کرے اس کا حکم شرعی کیا ہے؟

(۱۱) اگر جنگِ اُحد شریف میں شکست منسوب کرنا منع ہے تو جنگِ کربلا معلیٰ میں بھی منسوب کرنا منع ہوگی یا نہ؟

(۱۲) سید الشہداء علیہ رحمۃ واسعۃ کی شکست کیا ان کے نانا جان ﷺ کی شکست نہیں؟ حسینِ منیٰ و انا منہ کے



تحت۔

(۱۳) یوں بیان کرنا کہ ”یہ شکست نہیں تو اور کیا ان کا سر نیزے پر نہیں لٹکایا گیا، کیا حرم شریف کو ننگے چہرے، اونٹوں پر نہیں بٹھایا گیا، کیا رنگ سیاہ کو سیاہ اور سرخ کو سرخ نہ کہا جائے گا۔“ کیا ایسے بیان میں اہل بیت کی توہین ہے یا نہ؟

ہر ایک شق کا جواب مدلل عنایت فرمایا جائے۔ المستفتی فقیر محمد عنایت اللہ امرتسر (۱)

### ﴿الجواب﴾

اشتبہ مند کو پر نام نامی حسین پر علامت ”“ اور شہید اعظم پر ”“ کی علامت اور محمد دین و غلام محمد پر علامت ”“ یہ وہ صریح غلطی ہے کہ عوام کیا اس میں خواص بھی مبتلا ہیں۔ شرعاً ایسا لکھنا مکروہ ہے اور ”“ سے عام طور پر اشارہ کرتے ہیں درود شریف کی طرف، تو امت میں جب کسی کا نام محمد ہو تو اس پر ”“ لکھنے کا کوئی مطلب ہی نہیں، کیا امتی پر بھی درود بھیجا جاتا ہے؟ ہو خلاف الجمهور الا ان یکون تبعاً

درود شریف اس وقت تقریر و تحریر میں آتا ہے جب کہ نام نامی اسم گرامی محمد سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سامی منور مراد ہو، نہ یہ کہ مطلق نام پر خواہ امتی کی رات مراد ہو، کربلا معلیٰ میں اہل بیت اطہار پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے گئے یزیدیوں نے بڑی سخت قبیح و شنیع حرکتیں کیں۔ امام عالی مقام سید رشید اب اہل الجنة رضی اللہ عنہ (۲) نے حلم و بردباری، شجاعت و استقامت و رضاء و تسلیم صبر و استقلال کے وہ جواہر غیبیہ دکھائے کہ نوع انسانی اسے فراموش نہیں کر سکتی۔

ہمارے نزدیک ظاہر و باطن میں امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی فتح ہوئی۔ حق و باطل کی جنگ میں حق کو فتح ہوئی امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے اپنے اموال کو، ظاہر کو، باطن کو، جسم منور و روح معطر کو، عزیز و اقارب و دوست احباب کو مولیٰ عز و جل کی رضاء پر نثار کیا اور بڑا نازک سخت ترین امتحان تھا اس میں امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ پر کامیاب ہوئے، ارشاد باری ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت: ۱۵۵ تا ۱۵۷)

(ترجمہ: ”اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی



سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ (کنز الایمان)

تو ایمانی نگاہوں میں جب کسی مسلمان کا خوف، بھوک، اموال کا کم ہونا، جانوں اور پھلوں کے متعلق امتحان ہو اور وہ ثابت قدم رہے رضا و تسلیم پر قائم رہے تو یہ اس کی ظاہر میں اور حقیقت میں بھی کامیابی ہے جس کی صابرین کو قرآن پاک میں بشارت دی گئی ہے۔ دل و جان و مال و متاع مولیٰ عزوجل کی راہ میں قربان کرنا عین سعادت ہے ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور دل لگا کر خشوع سے نہیں پڑھتا تو یہ کہا جائے گا کہ ظاہر میں اچھی عبادت کرتا ہے مگر باطن میں کمال سے خالی ہے۔ شریعتِ مطہرہ کا حکم ظاہر پر ہے ایک شخص مولیٰ عزوجل کی راہ میں دل و جان، مال و متاع کو قربان کرتا ہے تو شرعاً یہی کہا جائے گا کہ اس نے اچھا کام کیا اور جب خلوص نیت اور رضا و تسلیم کے ساتھ ہے تو نور علی نور ہے۔ مسلمان کی فتح اس میں ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا پابند رہے، شہداء کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اپنی جانیں خدا عزوجل کی راہ میں دیں اور مولیٰ عزوجل کی رضا پر راضی رہے ان کو یہ نہ کہا جائے کہ ان کو شکست ہوئی بلکہ ان کو اچھے اچھے الفاظِ عظمت سے بیان کیا جائے۔

قرآن پاک میں تو فرمایا گیا کہ تم اللہ عزوجل کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ گمان کرو اور نہ ان کو مردہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ الْآیۃ (پارہ: ۲، سورۃ البقرہ، آیت: ۱۵۴)

ترجمہ: ”اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو“: (کنز الایمان)  
نیز فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا (پارہ: ۴، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۶۹)  
ترجمہ: ”اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا“: (کنز الایمان)

دینوی نگاہ میں مقابلہ میں مقتول ہونا شکست متصور ہوتا ہے اور دشمن بھی یہی تصور کرتے ہیں کہ جب ہم نے مقابلہ والے کو قتل کر دیا تو ہم غالب آئے وہ مغلوب ہو گئے مگر اسلامی اور شرعی نگاہ میں شہید کی فتح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دشمن نے زخم کاری لگایا تو صحابی رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا:

فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ (۳) ”میں کامیاب ہوا رب کعبہ کی قسم“

دیکھئے صحابی شہادت کو فتح فرما رہے ہیں۔

نہر شریف پ ۱۱ کتاب الجہاد میں ہے: فَطَعْنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ



ص ۳۹۳، مطبوعہ اصح المطابع، دہلی (۴)

شہادت سے فضل خدا سے شہید کو جنت ملتی ہے اور جنت نعمت ہے، بہر حال اشتہار کا مضمون لکھنے والے نے توجہ سے کام نہیں کیا ایک تو یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام نامی ذکر سامی تک نہیں آیا اگر عاشقانِ رسول اکرم ﷺ و مجاہد اہل بیت کے ساتھ مجاہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی لکھ دیتے تو شیعہ و روافض سے اچھی طرح امتیاز ہو جاتا، وہابیہ خارجیہ اہل بیت کے دشمن ہیں وہ تو ہر طرح سے یزید کی فتح مناتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ امام عالی مقام جن کی شہادت امت کے لئے شفاعت و نعمت و رحمت کا خزانہ ان کی فتح و عظمت کا چرچا کریں۔ بہر حال ادب بہت اچھی چیز ہے اس کے بارے سب مسلمان مجاہد اہل بیت خود دلوں سے فیصلہ کریں کہ گھٹم گھٹلا اجلاس میں، بیانات میں امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی طرف شکست کی نسبت کرنا ناگوار کرتے ہیں؟ اگرچہ بظاہر ہر لفظ کی قید سے سہی۔ نیاز مند خدام اپنے محاورات و اشتہارات و تقاریر میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔

والله تعالى هو الموفق للادب في شان الائمة الكرام رضی اللہ عنہم

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

**تخریج و تعلیق: (۱)** مظہر جلال فاروقی، مناظر اسلام، ضیغم اسلام، خلیفہ حجۃ الاسلام، فاتح خارجیت و رافضیت، شیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ نے اشاعت اسلام اور تبلیغ دین متین کے لئے امر ترس کے محلہ شریف پورہ میں عظیم الشان مسجد اور دارالعلوم قائم کیا تھا۔ جس میں آپ خدمات دینیہ انجام دیتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ ہجرت کر کے لاہور تشریف لائے اور اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تاحیات سائلہ بل ضلع ننکانہ میں علم و عرفان کے جواہر لگاتے رہے۔ مذکورہ بالا سوالات آپ نے اس وقت تحریر فرمائے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ امر ترس میں قیام فرماتے تھے۔ (نقشبندی)

**(۲)** حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ”حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن ابن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۳۷۶۸ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۲ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب الفضائل، باب: ماجاء فی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ج ۷ ص ۵۱۲ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ الطبرانی: المعجم الاوسط، من



اسمہ احمد رقم الحديث: ۲۱۹۰ جلد ۱ ص ۵۹۵، من اسمہ محمد رقم الحديث: ۵۶۴ ج ۴ ص ۱۸۰ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ النسائی: خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، فضائل فاطمة، رقم الحديث: ۱۲۹ ص ۱۶۵ مطبوعه دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان (۳) (i) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب ابن ملجم ملعون کی ضرب لگی تو آپ نے فرمایا:

”فَزَتْ وَرَبِّ الْكُفَّةِ  
كَيْسَ كَيْسِ رُبِّ الْقَتْلِ فِي الْقَتْلِ“

(ابن ابی الدنیا: المحتضرين، مقالة الخلفاء عند حضور الموت، رقم الحديث: ۵۲ ص ۴۰ مطبوعه دارا بن حزم بیروت، لبنان۔ ابن ابی الدینا: مقتل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، فضائله ومقتله رضی اللہ عنہ، رقم الحديث: ۳۰ ص ۴۰ مطبوعه دارالبشائر دمشق۔ ابن عساکر: تاریخ دمشق، علی بن ابی طالب واسمہ، ج ۴۲ ص ۵۶۱ مطبوعه دارالفکر للطباعة والنشر والتوزيع۔ الغزالی: احياء علوم الدين، کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الاول من المراقبة المشارطة، ج ۴ ص ۴۷۹ مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان۔ الصالحی: سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب ذکر العشرة الذین شهد لهم رسول اللہ بالجنة وبعض فضلهم، الباب العاشر: فی بعض فضائل امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب الخامس: فیما حصل له من المشاق ووصيته وسبب وفاته رضی اللہ عنہ، ج ۱۱ ص ۳۰۶ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ الديار البکری: تاریخ الخميس فی احوال انفس نفیس، الفصل الثانی: فی ذکر الخلفاء الراشدين وخلفاء بنی امیة والعبا سیین، ذکر علی بن ابی طالب، ذکر قاتله وما حمله علی قتله، ج ۳ ص ۳۲۳ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ ابن تمیم: المحن، ذکر قتل علی بن ابی طالب، ص ۹۷ مطبوعه دارالعلوم الریاض۔ ابن منظور: مختصر تاریخ دمشق، علی بن ابی طالب، ج ۱۸ ص ۹۳ مطبوعه دارالفکر للطباعة والنشر والتوزيع والنشر دمشق۔ النووی: تهذيب الاسماء واللغات، باب العين واللام، ج ۳ ص ۳۴۹ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ ابن الاثیر: اسد الغابة فی معرفة الصحابة، رقم الترجمة: ۳۷۸۹، علی بن ابی طالب، مقتله واعلامه انه مقتول رضی اللہ عنہ، ج ۴ ص ۱۰۲ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ ابن عبد البر: الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، باب علی، رقم الترجمة: ۱۸۷۵، علی بن ابی طالب الهاشمی، ج ۳ ص ۲۱۹ مطبوعه دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ii) ثمامہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ جو حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔



لما طعن يوم بئر معونة اخذ بيده من دمه فنضحه على وجهه ورأسه قال: فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ فُزْتُ وَرَبِّ الكَعْبَةِ

بئر معونة کی جنگ کے دن جب وہب زخمی ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے خون پر لگایا اور پھر اسے اپنے چہرے اور بالوں پر پھیر کر کہا: ”رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا“

(عبدالرزاق: المصنف، کتاب الجہاد، رقم الحدیث: ۹۵۶۴ ج ۵ ص ۲۶۷، باب واقعة حنین، رقم الحدیث: ۹۷۴۲ ج ۵ ص ۳۸۳ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، البخاری: الصحيح، کتاب المغازی، باب: غزوة الرجیع، ورعل، وذكوان، وبئر معونة، رقم الحدیث: ۴۰۹۲ ص ۶۹۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الرياض، النسائی: فضائل الصحابة، حرام بن ملحان، رقم الحدیث: ۱۹۲ ص ۸۳ مطبوعہ المکتبة العصرية صیدا بیروت۔ الدارقطنی: المؤتلف والمختلف، باب: حرام وحزام، ج ۲ ص ۵۷۱ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت، لبنان۔ البيهقي: الآداب، باب: من استبشر بالبلاء بعد نزوله لما ير جو فيه من الفوز بالجنة ولنجاة من النار، رقم الحدیث: ۷۶۶ ص ۳۱۱، مطبوعہ مؤسسة الكتب الثقافية بیروت۔ البيهقي: السنن الكبرى، باب: لاخير في ان يعطيهم... الخ رقم الحدیث: ۱۸۸۲۳ ج ۹ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت، لبنان۔ البيهقي: شعب الايمان، باب: في الصبر على المصائب، فصل في ذكر ما في الاوجاع والا مراض والمصيبات من الكفارات، رقم الحدیث: ۹۶۱۰ ج ۱۲ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت، لبنان۔ ابن المبارك: الجهاد، رقم الحدیث: ۸۰ ص ۷۱ مطبوعہ الدار التونسية تونس۔ ابن سيد الناس: عيون الاثر، تنمة جماع ابواب مغازی رسول الله ﷺ وبعوثة وسرايا، قصة بئر معونة، ج ۲ ص ۶۶ مطبوعہ دار القلم بیروت، لبنان۔ الفاكهي: اخبار مكة، ذكر من لم ير بأ مسالان يحلف برب الكعبة، رقم الحدیث: ۷۳۷ ج ۱ ص ۳۵۵، مطبوعہ دار خضر بیروت، لبنان۔ ابن مندة: معرفة الصحابة، حميل بن بصرة، ص ۳۹۲ مطبوعہ جامعة الامارات العربية المتحدة۔ ابی نعیم: معرفة الصحابة، حرام بن ملحان الانصاری، رقم الحدیث: ۲۲۹۶ ج ۲ ص ۸۸۷، مطبوعہ دار الوطن للنشر الرياض۔ الاصبهانی: سير السلف الصالحين، ذكر حرام بن ملحان الانصاری، ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الراية للنشر والتوزیع الرياض۔ ابن الاثير: اسد الغابة في معرفة الصحابة، رقم الترجمة: ۱۱۶۴، حرام بن ملحان ج ۱ ص ۷۱۲ مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت، لبنان۔ عسقلانی: الاصابة في تمييز الصحابة، رقم الترجمة: حرام بن ملحان الانصاری، ج ۲ ص ۴۲ مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت، لبنان)



(۴) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ بنی عامر کی طرف بھیجا جن کی تعداد ستر تھی جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے کہا پہلے میں اکیلا جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امان دی تو انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے قریب رہنا (یہ کہہ کر) آگے بڑھے ان لوگوں نے انہیں امان دے دی۔ اسی اثناء میں کہ وہ انہیں نبی کریم ﷺ کا پیغام دے رہے تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے نیزے کا ایسا وار کیا کہ ان کے سینے سے پار کر گیا۔ فوراً ان کی زبان مبارک سے نکلا:

اللَّهُ أَكْبَرُ، فُوتُ رَبِّ الْكَعْبَةِ

”اللہ سب سے بڑا ہے رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔“

(البخاری: الصحيح، کتاب الجہاد و السیر، باب: من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ، رقم الحدیث: ۲۸۰۱ ص ۶۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الرياض۔ البیہقی: السنن الکبری، کتاب الجزیة، جماع ابواب الشرائط التي یأخذها الامام علی اهل الذمة، باب: لاخیر فی ان یعطیہم المسلمون شئیا علی ان یکفو اعنہم، رقم الحدیث: ۱۸۸۲۲ جلد ۹ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ الہیثمی: غایة المقصد فی زوائد المسند، کتاب السیرة، باب غزوة بئر معونة رقم الحدیث: ۲۷۱۳ جلد ۳ ص ۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ الہیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب المغازی و السیر، باب: غزوة بئر معونة، رقم الحدیث: ۱۰۱۲۷ جلد ۶ ص ۱۲۶ مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت۔ ابن جوزی: الثبات عند الممات، حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ، ص ۱۳۰ مطبوعہ مؤسسة الکتب الثقافیہ بیروت۔ الصالحی: سبل الہدی و الرشاد، الباب السادس عشر: فی سریة المنذر بن عمرو رضی اللہ عنہ الی بئر معونة وھی سریة القراء..... الخ جلد ۶ ص ۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ عبد بن حمید: المنتخب من مسند عبد من حمید، مسند انس بن مالک، رقم الحدیث: ۱۲۷۶ ص ۳۸۰ مطبوعہ مکتبة السنة القاہرة۔ السراج: المسند، باب فی القنوت، رقم الحدیث: ۱۳۳۵ ص ۴۰۹ مطبوعہ ادارة العلوم الاثریة فیصل آباد۔ الطبرانی: المعجم الصغیر، من اسمہ علی، رقم الحدیث: ۵۳۶ ص ۳۰۲ مطبوعہ مکتبة المعارف للنشر و التوزیع الرياض۔ ابی عوانة: مستخرج ابی عوانة، کتاب الحدود، بیان ثواب الشہید الذی یقتل فی سبیل اللہ، رقم الحدیث: ۷۳۴۳ جلد ۴ ص ۴۶۱ مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان۔ البیہقی: اثبات عذاب قبر، باب: تمنی من غفرلہ ان یعلم قومہ بما اکر مہ، رقم الحدیث: ۲۱۳ ص ۲۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔)